سوال

(82) کرایہ پر چلنے والی چیزوں میں زکوٰۃ کا حکم۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کارخانہ، مکان، لاریاں اور ٹرک جو کرایہ پر چلتے ہیں۔ ان کی مالیت ہزارہا روپیہ ہوتی ہے، ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں ہے: أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ (پ١٦)
یعنی جس کشتی کو خضر علیہ السلام نے عیب دار کیا، وہ ان مساکین کی تھی، جو دریا میں کام کرتے تھے۔ کشتی کافی مالیت کی ہوتی ہے، باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے ان کو مساکین فرمایا ہے، جس کی وجہ یہ ہے، کہ آمدنی تھوڑی تھی، جو گذر اوقات کے لیے کافی نہ تھی، اس سے معلوم ہوا کہ کمائی کے ذرائع کارخانہ، مکان، لاریاں، اور آلات وغیرہ کی مالیت خواہ کتنی بھی ہو، اس پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں ان کی آمدنی نصاب کو پہنچ کر اس پر سال گزر جائے تو اس کی آمدنی پر زکوٰۃ ہے، اور اگر ان ذرائع اور آلات کی تجارت کی جائے، مثلاً لاریوں، ٹرکوں اور کارخانوں وغیرہ کی خرید و فروخت کیا جائے، مثلاً لاریوں، ٹرکوں اور کارخانوں وغیرہ کی خرید و فروخت کی جائے، تو پھر یہ مال تجارت سمجھا جائے گا، اور اس کی مالیت پر زکوٰۃ ہوگی۔ (اخبار تنظیم اہل حدیث جلد نمبر ١٢ شمارہ نمبر ٣٥)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 193

محدث فتویٰ